شیخ الاسلام خواجہ مبارک
بنارسی
از
رضوان احمد نعمانی اسماعیلی بنارسی
اسلامی فاونڈیشن بنارس

سلسلہ چشتیہ کے عظیم بزرگ کا مختصر تعارف

شیخ الاسلام خواجہ مبارک بنارسی

علیہ الرحمہ

از

رضوان احمد نعمانی اسماعیلی بنارسی

اسلامی فاونڈیشن بنارس

نام ---------- شیخ الاسلام خواجہ مبارک بنارسی

مرتب---------- رضوان احمد نعمانی اسماعیلی بناسی

کمپوزنگ-------- اسماعیلی

بتاریخ----------- ۱۳ ارمضان المبارک ۱۴۴۱ھ

دوم------------ عرس فردوسی ۱۴۴۲ھ

ناشر---------- اسلامی فاونڈیشن بنارس

قارئین حضرات سے گزارش ہے کہ کتاب ہذامیں کوئی خامی نظر آئے تو اس نمبر پر اطلاع کردیں۔ 7275913964

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الاسلام خوجہ مبارک بنارسی علیہ الرحمہ

اسم گرامی مبارک ابن عبدالحمید لقب شمس العارفین اور شیخ الاسلام ہے خواجہ مبارک کے نام سے مشہور رہے ۔ نوی صدی ہجری میں بنارس کے صاحب کشف وکرامت بزرگ ہیں ۔ ظاہری علوم شیخ موسیٰ فردوسی[۱] یمنی علیہ الرحمہ کے خدمت میں کی ۔ یہ وہ مبارک ہستی فیوض برکات کا سرچسمہ ہے. جس سے بنارس غازی پوراور جون پور کے علاوہ ہندوستان کے بہت سے مقامات فیض یاب ہورہے ہیں ۔ آپ اپنے زمانہ کے تمام بزرگان ہند میں امتیاز مقام رکھتے تھے ۔ مناقب العارفین میں ہے شیخ مصطفیٰ جونپوری فرماتے ہیں شیخ الاسلام والمسلمین قطب وقت خواجہ مبارک اپنے زمانہ کے بزرگوں پر امتیاز رکھتے تھے ۔ آپ کے زمانہ طالب علمی میں ایک واقعہ پیش آیا کہ میر اسماعیل قندھاری علیہ الرحمہ اپنے وطن سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خانہ کعبہ کے غلاف کا ایک ٹکرا پیش کیا اور فرمایا کہ تحفہ اس بشارت کی تکمیل میں ۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمائی ہے

حاشیہ

حضرت شیخ موسی فردوسی یمنی بنارسی علیہ الرحمہ ۔ ۸ھ میں یمن سے دہلی تشریف لائے دہلی سے بنارس آئے تو بنارس ہی کے ہو گئے ۔ آپکے ساتھ آپ کے والد شیخ عزیزاللہ سہروردی یمنی ۔ یادگار سہروردیہ میں ہے کہ شیخ عزیزاللہ یمنی کے دادا شیخ محمد یمنی شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین عمر سہروردی سے خلافت پائی

آپ کی وصال کی تاریخ ۲۴ صفر المظفر ہے اس تاریخ کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے ۔ آپ کی مزار محلہ چھتن پورہ میں واقع ہے عوام میں فردو شہید کے نام سے مشہور ہے بحوالہ ۔ انوار فردوسیہ

اور یہ بھی فرمایا کہ اسماعیل اس متبرک غلاف کو بنارس جا کر شیخ مبارک کی خدمت میں پیش کرو اور انہوں نے ان کی طرف گوشہ چشم سے بھی نگاہ نہیں ڈالی حضرت خواجہ مبارک اس جامہ مبارک کو سر پر رکھ فرمایا یہ آپ کا حسن ظن ہے ورنہ یہ غریب اس کے قابل کہاں۔

شروع میں آپ کا مشغلہ درس تدریس تھا۔ آپ علوم دینہ کا درس دیتے تھے اس زمانہ میں یہ کام وہی علما کرتے تھے جو علم وفن میں مہارت رکھتے تھے۔ درس تدریس کے زمانہ میں اکثر آپ کے دل کی اٹھان ہوتی کہ کسی شیخ کا مرید ہو جانا چاہیئے۔ لیکن چونکہ آپ بڑھے زبردست فاضل اور باکمال عالم تھے اس لئے کوئی پیر میعار پر اترتا نہ تھا۔ آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ اسلئے عبادت ومجاہدت کا شوق بہت تھا ۔ بغیر مرشد ہی کے سلوک وتصوف کی کتابوں کے مطابق ریاضت میں لگ گئے لیکن دل سے آواز آئی کہ کسی باکمال کا مرید ہونا ضروری ہے۔ اسلئے بغیر بیعت کے کام آگے نہیں بڑھے گا

(۲)

اس زمانہ میں حضرت شیخ الاسلام محمد عیسی جونپوری دہلوی علیہ الرحمہ بڑھے باکمال بزرگ تھے

حاشیہ

خواجہ مبارک بنارسی (شیخ الاسلام محمد عیسیٰ جونپوری علیہ الرحمہ کے مرید خاص میں سے تھے) ۔ آپ ہی کے سلسلہ طریقت میں سے قطب بنارس شاہ طیب فاروقی بنارسی علیہ الرحمہ کی ذات ہے۔ علامہ شاہ طیب فاروقی کے خلیفہ شاہ یٰسین بنارسی سلسلہ رضویہ کے امام اولاد رسول سید شاہ جمال الاولیا رضی اللہ تعالی عنہ سے خلافت واجازت پائی۔

تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ۔ ص ۳۴۳

آپ کی کرامت و تصرفات بہت ہیں ۔ اس زمانہ میں انکی کرامتوں کا عام چرچہ تھا ۔ چنانچہ خواجہ مبارک محمد عیسیٰ جونپوری سے مرید ہوئے ۔ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اخبار الاخیار میں آپکا اور آپ کے مرشد شیخ فتح اللہ اودھی کا بھی تذکرہ کیا ہے ۔ شیخ عیسیٰ رحمت اللہ علیہ نے تعلیم قاضی شہاب الدین (۳) دولت آبادی سے حاصل کی آپ کی کئی کتابیں ہیں جسمیں سے کافیہ کی حاشیہ جو اپنی مثال آپ ہے

۔ آپ کے مرید ہونے کا واقعہ بڑا ہی عجیب و غریب ہے

ایک روز آپ کو خیال ہوا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ عیسیٰ جونپوری کے تصرفات و کرامت کے تذکرے بارہا سننے میں آئے ہیں ۔ بڑا ہی اچھا ہوتا کہ حضرت مجھ پر تصرف فرماتے اور اپنی طرف کھینچ لیتے ۔ اس خیال کے بعد چند روز کے بعد خواب میں دیکھا کہ بزرگان بنارس حضور ﷺ کے استقبال کو جارہے ہیں ۔ آپ بھی ساتھ ہولئے اور شرف زیارت سے مشرف ہوئے ۔ اس بارگاہ اقدس کے واپسی کے بعد (خواب میں) یہ چرچہ سنتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی تشریف لارہے ہیں ۔ ملنے کے آپ بھی روانہ ہوگے ۔ خدمت میں پہونچے تو دیکھا کہ خواجہ بایزید بسطامی کے بجائے خواجہ عیسیٰ جونپوری ہیں ۔

حاشیہ

حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی باکمال درویش تھے ۔ آپ کو عربی فارسی میں دستگاہ حاصل تھی حدیث فقہ صرف نحو میں بہت ماہر تھے ۔ آپ علامہ قاضی عبدالمقتدر کے شاگرد تھے ۔ خلافت و اجازت محمد خواجگی سے پائی ۔ تارک السلطنت سید شاہ مخدوم اشرف علیہ الرحمہ سے بھی فیوض برکات حاصل کیئے ۔ ۸۴۸ھ میں وفات ہوئی مزار جونپور میں ہے

حاضرین سے پوچھا خبر تو حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تشریف آوری کی تھی اور تشریف لائیں حضرت خواجہ عیسیٰ جونپوری رحمۃ علیہ الرحمہ ۔ حاضرین میں سے ایک نے جواب دیا کہ اس زمانے کے سیدنا خواجہ بایزید بسطامی یہی ہیں یعنی۔ حضرت محمد عیسیٰ جونپوری علیہ الرحمہ (۴) اس زمانے کے بایزید بسطامی ہیں یہ سن کر آپ نے قدم بوشی کی۔ حضرت محمد عیسیٰ نے فرمایا شعادت کا وقت ہے وضو کر کے آجاؤ حضرت وضو کر کے آ گئے۔ حضرت نے تحیۃ الوضو پڑھنے کو فرمایا پڑھ چکے تو صلوٰۃ التوفیق پڑھنے کی ہدایت کی فارغ ہو چکے تو توبہ اور ذکر کی تلقین فرمائی اور سر مبارک سے ٹوپی اتار کر خواجہ مبارک کے سر پر رکھی حضرت خواجہ مبارک خواب سے بیدار ہوئے تو عالم ہی دوسرا تھا بڑا عجیب وغریب معاملہ یہ تھا کہ در حقیقت اپنے سر پر وہی ٹوپی پا رہے ہیں جو خواجہ محمد عیسیٰ نے خواب میں عنایت فرمائی تھی وضو کے اعضاء وضو کے پانی سے تر ہے حضرت خواجہ مبارک کے دل میں حضرت خواجہ محمد عیسیٰ کی محبت اتنی غالب ہو گئی کی خدمت اقدس میں حاضری کیلئے بے چینی پیدا ہو گی فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور جونپور پہنچ کر قدم بوشی کی۔

حاشیہ

شیخ محمد عیسیٰ جونپوری علیہ الرحمہ شیخ فتح اللہ اودھی کے مرید و خلیفہ تھے۔ شیخ فتح اللہ اودھی کاملین اولیاء سے تھے۔ آپ کی ابتدائی زندگی میں درس و تدریس میں گزری آپ علما دہلی سے تھے۔ شیخ فتح اللہ اودھی شیخ صدرالدین طیب دولہا کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کے خلفا حسب ذیل ہیں۔ شیخ قاسم اودھی و شیخ فتح اللہ اودھی۔ ۸٦۱ھ میں انتقال فرمایا۔

تذکرہ مشائخ ہندوپاک ص ۱۵۳

جب آپ جونپور دربار مرشد میں پہونچے تو حضرت نے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا اور وہی باتیں فرمائی جو خواب میں فرمائی تھی شعادت کا وقت ہے وضو کر کے آجاؤ اور صلوٰۃ التوفیق پڑھنے کو اشارہ فرمایا اسی طرح کی تلقین فرمائی اور بیعت لیکر یہ بھی فرمایا جو ٹوپی خواب میں دی ہے کافی ہے اسی وقت کلاہ مبارک آپ کے سر پر رکھی اس طرح خواب اور بیداری دونوں عالم میں آپ کے سر پر کرامت کا تاج رکھا گیا۔ یہ سب ہو چکا تو تعلیم و تربیت (۵) کی طرف مزید توجہ فرمائی اور ایک ہفتہ اپنی خدمت میں رکھ کر تکمیل کر دی۔ اس کے بعد خاص حرقہ مبارک پہنا کر اجازت و خلافت عطا فرمائی اور طالبین مولی کی تعلیم و تربیت کے لئے بنارس روانہ فرمایا۔ حضرت خواجہ مبارک حرقہ خاص اور خلافت سے مشرف ہو کر بنارس پہنچے تو کتابیں تہ کر کے رکھ دیں اور درس و تدریس کا مشکلہ چھوڑ دیا دیں حق میں مسغول ہو گئے اور ہر وقت مراقبے میں رہنے لگے البتہ جب کوئی طالب المولی آجاتا تو تعلیم فرماتے اور اپنے پیر طریقت کے طور پر مسئلہ میں لگاتے اور علم دین حاصل کرنے کی تاکید فرماتے۔

حاشیہ

خواجہ مبارک نے مروجہ علوم شیخ موسیٰ فردوسی یمنی بنارسی سے حاصل کی۔ تعلیم مکمل کے بعد آپ نے درس تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کے شاگردوں میں شیخ بندگی فرید و شیخ بندگی داؤد

انوار فردوسیہ

اسلام ہی ایک ایسامذہب ہے جو تمام انسانی ضرورتوں کے دستورقائم کرتا ہے۔ اوران کے عملی نمونے بھی پیش کرتا ہے ترین تمدن اور ثقافت کے اصول وضوابط بیان کیئے اوران کے عملی نمونے بھی پیش کردیے۔ دوسری طرف صرف ایثاروقربانی خدمت خلق ازخداپرستی اور فقرے وفاکا بھی اتنے اعلی قواعد مقرر کیے اور دنیا کی کوئی تاریخ نظیر پیش نہیں کرسکتا۔ دیکھ لو اسلام میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ تعالی عنہ جیسے بہترین تاجروں کی صفیں لگی ہوئی ہے دوسری طرف حضرت سلیمان حضرت بلال اور حضرت ابوذر حضرت عمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہم جیسے فقروفاقہ والے بزرگوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ اسی اصول کو آپنے اپنایا اور مریدین کو بھی اسکی برابر تلقین کرتے رہے۔ حضرت سیدنا خواجہ مبارک علیہ الرحمہ نے مرید ہونے کے بعد پوری زندگی فقر فاقہ میں گزرکی۔ بزرگوں کے نقشہ قدم ذات پاک سے دلوں کی سیاہیاں مٹی اور آپ کسی کے نذرو نیاز کو قبول نہ فرماتے مریدوں کے نذرانے سے بھی اجتناب تھا نقد رقم کو کبھی وہ قبول ہی نہ کی بہت فاکہ کے عالم میں کوئی خاص مرید کھانا پیش کرتا تا تو تھوڑا خانہ تناول فرمالیتے باقی حاضرین کو دے دیتے

آپ نے اپنی پوری زندگی خدمت دین و خلق کی۔ آخر کار آپ اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔ تاریخ کے صفحہ پر نہ آپ کی سن ولادت کا ذکر ملتا ہے اور نہ وصال کا۔ لیکن ۱۰ شوال المکرم کو ہر سال عرس ہوتا ہے محلہ بھدوَں (۵) متصل کاشی اسٹیشن کے ایک احاطہ کے اندر آپ کی مزار ہے اور مسجد ہے مسجد کی محراب یہ کتبہ لکھا ہے

عنایت اللہ نیکو خیر و خجستہ صفات

قبول درگہہ پیران صاحب البرکات

بنا نمود زبہر خدائے ایں مسجد

کہ لامع است درو نور حق نہ جملہ جہات

نہ فیض خواجہ مبارک عمید شہ چشتی

رسید بپایہ عرش باشرف الدجات

دلم چو کردہ تامل برائے سال بناش

ندا رسید بگوشم نہ کاتب الحسنات

کاشی اشٹین جانے والی روڈ پہ بھیَسا سور روڈ پر آپکی مزار و مسجد ہے فی الوقت یہ جگہ شیعہ کے قبضہ میں

مسجد اور مزار شارع عام پر نہیں ہے اس لئے زائرین وہاں تک عام طریقہ سے نہیں پہنچ سکتے۔ ہر سال منڈواڈیہ سجادگان کے زیر اہتمام عرس ہوتا ہے

فقیر قادری مسجد اور مزار کی زیارت سے مشرف ہوا ہے یہ مسجد پھودری سے راج گھاٹ جانے والی روڈ پر ہے۔ شڑک کے پچھم جانب بھی مشائخ کرام کی مزاریں ہیں اور پورب جانب آپ کی مزار اور اسی کے پاس مسجد ہے

خلفاء

۱۔ شیخ الاسلام بندگی فرید علیہ الرحمہ

۲۔ حضرت شیخ سعد اللہ علیہ الرحمہ

۳۔ شیخ بدھ حقانی علیہ الرحمہ

٤ حضرت شاہ حسن بنارسی علیہ الرحمہ

آپ کا سلسلہ نسب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے دادا قدوۃ العارفین بندگی خلیل عرب سے تشریف لائے تھے۔ آپکے والد کا نام شیخ قطب الدین ہے۔ جب آپ کی ولادت ہوئی تو والد بزرگ گوار حضرت شیخ الوقت شیخ نور (نانا جان) کی خدمت میں ان کو لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت شیخ نور علیہ الرحمہ دیکھتے ہی آپ کے علوشان کی بشارت دی اور تعظیم کے لئے کھڑے ہوگے۔ علم حاصل کرنے کی عرض سے بنارس تشریف لائے تو اس وقت بنارس میں شیخ موسیٰ فردوسی یمنی بنارسی کا بہت شہرہ تھا

جب حضرت شیخ موسیٰ فردوسی علیہ الرحمہ کا سامنا شیخ فرید سے ہو تو آپنے علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے لئے خواجہ مبارک کی خانقاہ میں بھیج دیا ۔ جب حضرت خواجہ مبارک کے وصال کا وقت قریب آیا تو اپنے محبوب مرید شیخ سعد اللہ کو یاد کیا مگر وقت پر نہ حاضر تھے اور خلافت واجازت شیخ بندگی فرید کو دی ۔ ۔

شیخ قطب الدین کے دو صاحبزادے تھے ۔ شیخ بندگی فرید ۔ شیخ بندگی داود ۔

شیخ بندگی فرید کے تین صاحبزادے ہوے ۔ میاں محی الدین ۔ ابواللیث ۔ شیخ حبیب ۔

شیخ حبیب کے دو صاحبزادے تھے ۔ میاں شیخ چاندہ (٦) ۔ میں شیخ طاہر ۔ بندگی فرید کا سلسلہ نسب تاریخ کے صفحہ پر ۔ طاہر تک ختم ہوتا ہے ۔ لیکن شیخ داؤو کی نسل آج بھی موجو ہے ۔ انہی نسل میں سے ایک کی ذات قطب بنارس شاہ طیب فاروقی ہیں

سلسلہ نسب ۔ قطب بنارس ابن معین الدین ابن حسن داوٗدا بن شیخ داوٗدا بن قطب الدین ابن خلیل الدین ۔ شیخ داوٗد علیہ الرحمہ اپنے بڑھے شیخ بندگی فرید سے مرید ہوئے اور خلافت بھی حاصل کی ۔

حاشیہ

میاں شیخ چاند علیہ الرحمہ کے متعلق کچھ تذکرہ نوسیوں کا کہنا ہے کہ آپ کی مزار راج گھاٹ سے جانی والی روڈ سے چندن شہید میں ہے اور آج بھی وہ جگہ چندن شہید کے نام سے مشہور ہے لیکن اب تک کسی کتب میں آپ کا ذکر نہیں ہے ۔ آپ کا عرس ۱۵،۱۴ شعبان المعظم کو ہوتا ہے

آج بھی آپ کے خاندان کی مزار منڈوڈیہہ ریلوے اسٹیشن کے متصل ہے ہر سال عرس کا اہتمام ہوتا ہے دور دور سے عاشقان اولیا اس تقریب میں شرکت کرتے ہیں اور اولیاء کرام کے فیضان سے مالامال ہوتے ہیں

- - - - - - - - - - -

فقیر رضوان احمد نعمانی اسماعیلی بنارسی

۱۴۴۲ھ بموقع عرس فردوسی

اسلامی فاونڈیشن بنارس کی دیگر مطبوعہ

- -

- - - - - - - - - - - - -

تذکرہ حضور تاج الشریعہ

شیخ الاسلام خواجہ مبارک بنارسی

مسائل روزہ

مسائل قربانی

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم

آخری بدھ کے حقائق

جیسا بندہ ویسا دوست

انوار فردوسیہ